عورت کا کیپ شال (Cape Shawl) اوڑھ کر نماز پڑھنا کیسا؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر Pin-7368 تاریخ: 21-12-2023

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ سردی سے بچنے کے لیے خواتین سویٹر وغیرہ کے علاوہ کیپ شال (cape shawl) بھی استعمال کرتی ہیں، کیپ شال مختلف ڈیزائن کی ہوتی ہیں: (۱) بعض میں بازو ڈالنے کے لیے جگہ بنی ہوتی ہے، وہ بازو ڈال کر اوڑھ لی جاتی ہے اور (۲) بعض میں بازو ڈالنے کی جگہ نہیں ہوتی، وہ ویسے ہی کندھوں پر اوڑھ لی جاتی ہے، البتہ دونوں پلوؤں کو سامنے سے ٹِچ بٹن (Tich button) یا ہُک (Hook) کے ذریعے ملا دیا جاتا ہے، تو ایسی کیپ شالز اوڑھ کر سامنے سے بند کیے بغیر نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

جواب سے قبل تمہیداً یہ مسئلہ ذہن نشین کرلیجئے کہ بعض اعمال سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، جیسے کلام کرنا، چلنا پھرنا اور بعض سے نماز مکروہ تحریمی ہو جاتی ہے۔ کراہتِ تحریمی والے اعمال میں سے ایک عمل **"سدل کرنا"** بھی ہے، حدیث پاک میں سدل کرنے سے منع فرمایا گیا ہے۔ فقہائے کرام سدل کی مختلف صورتیں بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ **ایسا کپڑا جسے پہنا جاتا ہے، اسے بے پہنا لٹکا لینا**، جیسے جیکٹ یا واسکٹ وغیرہ میں بازو ڈالے بغیر کندھوں پر رکھ لینا۔ یونہی **ایسا کپڑا جس میں آستینیں یا چاک نہیں ہوتے، اسے کندھوں یا سر پر ڈال کر دونوں پلوؤں کو آپس میں ملائے بغیر کندھوں پر چھوڑ دینا**، جیسے چادر، شال وغیرہ اور سدل سے نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہو جاتی ہے۔ اس تفصیل کے مطابق سوال میں

ذکر کردہ دونوں طرح کی کیپ شال (cape shawl) کے متعلق شرعی حکم درج ذیل ہے:

(1) ایسی کیپ شال جس میں بازو ڈالنے کے لیے جگہ بنی ہوتی ہے، ان میں بازو ڈالے بغیر ایسے ہی کندھوں پر رکھ لینا "سدل" کہلائے گا اور اس طرح شال لیکر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی و گناہ ہے اور پڑھ لی، تو نماز کا اعادہ واجب ہوگا۔ البتہ اگر اسے بازو ڈال کر پہن لیا، تو سدل نہ ہونے کی وجہ سے نماز درست ہو جائے گی۔ یہاں ایسی شال کو بازو ڈال کر پہن لینا کافی ہے، اس کے دونوں پلوؤں کو سامنے سے بٹن وغیرہ کے ذریعے ملانا ضروری نہیں، جیسے واسکٹ وغیرہ کا حکم ہے۔

(2) ایسی کیپ شال جس میں بازو ڈالنے کی جگہ نہیں ہوتی، بلکہ ایسے ہی کندھوں پر اوڑھ لی جاتی ہے، ایسی شال کندھوں پر رکھ کر سامنے سے بٹن (Button) یا ہُک (Hook) وغیرہ کے ذریعے نہ ملایا، تو سدل ہونے کی وجہ سے نماز مکروہ تحریمی ہوگی، البتہ اگر بٹن وغیرہ کے ذریعے دونوں پلوؤں کو ملا لیا، تو یہ صورت سدل سے خارج ہو جانے کی وجہ سے نماز درست ہو جائے گی۔

سدل کی ممانعت حدیث پاک سے ثابت ہے۔ چنانچہ ترمذی شریف میں حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: "نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن السدل فى الصلاة"

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے نماز میں سدل سے منع فرمایا ہے۔

(جامع الترمذی، ابواب الصلاۃ، باب ماجاء فی کراھیۃ السدل، جلد1، صفحہ488، مطبوعہ بیروت)

علامہ ملا علی القاری رحمۃ اللہ علیہ سدل کی تفصیل بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "وفي الفائق: السدل إرسال الثوب من غير أن يضم جانبيه،۔۔۔في شرح المنية: السدل أن يضع الثوب على كتفه ويرسل أطرافه على عضديه أو صدره، وقيل: أن يجعله على رأسه أو كتفه ويرسل أطرافه من جوانبه، وفي فتاوى قاضي خان: هو أن يجعل الثوب على رأسه أو على عاتقه ويرسل جانبيه أمامه على صدره والكل سدل ۔۔ وحكمته والله أعلم اشتغال القلب، بمحافظته والا حتياج بمعالجته" ترجمہ: سدل کپڑے کی دونوں جانب کو ملائے بغیر لٹکانا ہے ۔۔ اور شرح منیہ میں ہے کہ سدل یہ ہے کہ کپڑا اپنے کندھے پر رکھے اور اس کے کنارے اپنے کندھوں یا

سینے پر لٹکا دے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ سدل یہ ہے کہ اپنے سر یا کندھے پر کپڑا یوں رکھے کہ اس کے جوانب سے کنارے لٹکا دے اور فتاوی قاضی خان میں ہے کہ سدل یہ ہے کہ کپڑا اپنے سر یا کندھے پر رکھے اور اس کے دونوں کنارے اپنے سینے پر لٹکا دے۔ اور یہ تمام صورتیں ہی سدل کی ہیں۔ اور اس کی حکمت (اللہ ہی بہتر جانتا ہے، شاید) قلب کا اس کپڑے کی حفاظت اور اسے درست کرنے میں مشغول ہونا ہے۔ **(مرقاۃ المفاتیح، جلد2، صفحہ 635،636، مطبوعہ بیروت)**

امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں: "اصل یہ ہے کہ **سدل یعنی پہننے کے کپڑے کو بے پہنے لٹکانا، مکروہ تحریمی ہے** اور اس سے نماز واجب الاعادہ جیسے **انگرکھا یا کرتا کندھوں پر سے ڈال لینا بغیر آستینوں میں ہاتھ ڈالے** یا بعض بارانیاں وغیرہ ایسی بنتی ہیں کہ اُن کی آستینوں میں مونڈھوں کے پاس ہاتھ نکال لینے کے چاک بنے ہوتے ہیں ان میں سے **ہاتھ نکال کر آستینوں کو بے پہنے چھوڑ دینا یا رضائی یا چادر کندھے یا سر پر ڈال کر دونوں آنچل چھوڑ دینا یا شال یا رومال ایک شانہ پر اس طرح ڈالنا کہ اس کے دونوں پلّو آگے پیچھے چھوٹے رہیں۔**

(فتاوی رضویہ، جلد7، صفحہ 385، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

چادر، شال وغیرہ کو کندھوں پر ڈال کر سامنے سے ملائے بغیر یونہی چھوڑ دینا سدل ہے، لہذا اگر کسی نے سامنے سے دونوں پلو ملا دیئے، تو سدل نہیں۔ البنایہ شرح ہدایہ میں ہے: "وفي المغرب: سدل الثوب سدلاً ۔۔ إذا أرسله من غير أن يضم جانبيه" ترجمہ: المغرب میں ہے: سدل الثوب سدل (اس نے کپڑے کو لٹکایا):۔۔ یہ اس وقت کہا جاتا ہے جب کوئی کپڑے کے کناروں کو ملائے بغیر لٹکتا چھوڑ دے۔ **(البنایہ شرح ھدایہ، جلد4، صفحہ 272، مطبوعہ بیروت)**

بنایہ میں ہی دوسرے مقام پر ہے: " في صلاة الجلاتي: إذا ضم طرفه أمامه فليس بسدل" ترجمہ: صلاۃ الجلاتی (کتاب) میں ہے کہ جب اس کے کناروں کو اپنے سامنے ملا دیا تو یہ سدل نہیں ہے۔ **(البنایہ شرح ھدایہ، جلد4، صفحہ 446، مطبوعہ بیروت)**

جبکہ جیکٹ، واسکٹ و امثلہ میں ہاتھوں کو آستینوں میں ڈالے بغیر کندھوں پر رکھ لینا ہی سدل ہے۔ اللباب فی شرح الکتاب، شرح وقایہ اور دیگر کتبِ فقہ میں دونوں صورتیں یوں نقل کی گئی ہیں: والنظم للاول:" (ولا یسدل ثوبه)۔۔وهو: أن يجعل الثوب على رأسه وكتفيه ويرسل جوانبه من غير أن يضمها؛ قال صدر الشريعة: هذا في الطيلسان، أما في القباء ونحوه فهو أن يلقيه على كتفيه من غير أن يدخل يديه في كميه" ترجمہ: (وہ کپڑے کا سدل نہ کرے)۔۔اور سدل یہ ہے کہ کپڑے کو اپنے سر اور کندھوں پر اور اس کے جوانب (کناروں) کو ملائے بغیر چھوڑ دے۔ صدر الشریعہ نے فرمایا کہ یہ وضاحت طیلسان (ایک قسم کی چادر) کے بارے میں ہے، بہر حال قبا وغیرہ میں یہ ہے کہ اسے اپنے کندھوں پر لٹکائے اور اپنے ہاتھوں کو اس کی آستینوں میں نہ ڈالے۔

(اللباب فی شرح الکتاب، جلد1، صفحہ 83، مطبوعہ بیروت)

نیز واسکٹ وغیرہ کی آستینوں میں ہاتھ ڈالنا کافی ہے، سامنے سے بٹن بند کرنا ضروری نہیں۔ امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:" انگرکھے پر جو صَدری یا چُغہ پہنتے ہیں اور عرف عام میں ان کا کوئی بوتام بھی نہیں لگاتے اور اسے معیوب بھی نہیں سمجھتے، تو اس میں بھی حرج نہیں ہونا چاہئے۔"

(فتاوی رضویہ، جلد7، صفحہ386، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

فتاوی فقیہ ملت میں ہے:" اس طرح کپڑا پہن کر نماز پڑھی کہ نیچے کرتے کا سارا بٹن بند ہے اور اُوپر شیروانی یا صَدری کا کل یا بعض بٹن کھلا ہے، تو حرج نہیں۔"

(فتاوی فقیہ ملت، جلد1، صفحہ174، شبیر برادرز، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

ابو تراب محمد علی عطاری

07 جمادی الاخری 1445ھ/21 دسمبر 2023ء

الجواب صحیح

مفتی محمد قاسم عطاری

دار الافتاء اہلسنت
darulifta@dawateislami.net

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے